سوال

(495)غلے کی تجارت کے متعلق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان کو غلہ کی تجارت نہ کرنی چاہیے اس سے ایمان بدل جاتا ہے یہ قول صحیح ہے یا غلط؟ اور مسلمان غلہ فروشی کرنے کے شرعاً مجاز ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کو غلہ کی تجارت جائز ہے منع ہوتی تو طبقہ اولیٰ کے مسلمان کیوں کرتے، حدیث شریف میں احتکار منع ہے احتکار کہتے ہیں غلہ بند ر رکھنا جس سے لوگوں کو تکلیف ہو، اور گراں بکے قدرتی موسمی کمی بیشی سے فائدہ اٹھانا منع نہیں۔

تشریح مفید

س:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے کیوں کہ وہ احتکار ہے اور احتکار حرام ہے آیا یہ قول زید کا صحیح ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ (رب ذدنی علما) قول زید کا البطان ہے کیونکہ تجارت غلہ کی عموماً ہر گز حرام نہیں، اور نہ وہ احتکار ہے البتہ خریدنا غلہ وغیرہ کا جو قوت ہو آدمیوں کا یا بہائم کا گرانی میں تجارت کے لئے اور روک رکھتا اس کا تاکہ گرانی میں فروخت کیا جائے، احتکار ممنوع اور حرام ہے امام نوری منہاج وشرع صحیح مسلم بن الحجاج نمبر ۳۱ میں فرماتے ہیں:۔

قال اہل اللغۃ الخاطی بالہمزۃ ہوالعاصی الاثم وہذا الحدیث صریح صریح فی تحریم الاحتکار قال اصحابنا الاحتکار المحرم ہوالاحتکار فی الاقوات خاصۃ وہوان یشتري الطعام فی وقت الغلاء التجارۃ ولا یبیعہ فی الحال بل یدخرہ لیغلوا ثمنہ انتہی اور طیبی مرحوم شرح مشکوۃ المصابیح لکھتے ہیں، الاحتکار المحرم ہوفی الاقوافت خاصۃ بان یشتري الطعام فی وقت الغلاء ولا یبیعہ فی الحال بل یدخرہ لیغلوا انتہی اور مجلس الابرار میں مرقوم ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم من احتکر فہو خاطی ہذا الحدیث من صحاح المصابیح رواہ عمرو بن عبد اللہ ومعناہ ان من یحبع الطعام الذي یجلب الی انبلاد یحبمہ لیبیعہ فی وقت الغلاء فہو اثم لتعلق حق العامۃ نہ وہوبا لجس والامتناع عن البیع یرید البطال حقم و تضییق الامر علیہم وہو ظلم عام وصاحبہ ملعون کما روي انہ علیہ السلام قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون فانہ علیہ السلام بین فی ہذا الحدیث ان الذي یجبیٔ الی البلاد ویحبسہ لیبیعہ فی وقت الغلاء فہو ملعون بعید من الرحمۃ ولا یحصل لہ البرکۃ مادام فی ذلک الفصل انتہی و فی مجمع البحار من احتکر طعاما اي اشتراہ وجسہ لیقل فیغلوا والحکروا لحکرۃ الاسم منہ د فی موضع اخر من حتکر فہو خاطئی بالحز المحرم من الاحتکار ما ہو فی الاقوات وقت الغلاء للتجارۃ ویدخر للغلاء انتہی

وفی الفتح فیہ اشعار بان الاحتکار انما یمتنع فی حالۃ مخصوصۃ انتہی

اوراگر بازار سے خرید نہ کرے ، بلکہ اس کی زمین کا ہویا ارزانی میں خرید کرے لیکن اس کو روکے نہیں بلکہ فوراًبیچ ڈالے یا گرانی میں اس کو روکے لیکن تجارت مقصود نہ ہو بلکہ مصارف روزمرہ کے لئے اس نے مول لیا ہویا جنس قوت بشر اور بہائم سے خارج ہو توان سب صورتوں میں تجارت مذکور حرام نہیں بلکہ جائز اور درست ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 447

محدث فتویٰ